الجہاد والقتال

الجہاد فی الاسلام

وجاھدوا فی اللہ حق جھادہٖ

منظور احمد سعیدی، استاذ جامعہ حامدیہ رضویہ کراچی

جہاد کے جواز کی شرائط:

اس کی دو شرطیں ہیں:

۱۔ دشمن اسلام کو قبول کرنے سے انکار کر دے اور مسلمانوں اور دشمنوں کے درمیان جنگ نہ کرنے کا معاہدہ نہ ہو۔

۲۔ مسلمانوں کو یہ توقع اور امید ہو کہ جنگ میں مسلمانوں کو کفار پر غلبہ حاصل ہو گا۔ اگر مسلمانوں کو یہ توقع نہ ہو تو پھر ان کے لئے کفار سے جہاد کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ جب مسلمانوں کو جنگ کی قوت اور سامان حرب میں برتری حاصل نہ ہو تو پھر کفار سے جنگ خودکشی کے مساوی ہے۔ (۱)

اور درالمختار میں ہے:

و فی السراج و شرط لوجوبہ القدرة علی السلاح لا امن الطریق فان علم انہ اذا حارب قتل و ان لم محارب اسرلم یلزمہ القتال (۲)

اور اسی پر ردالمحتار میں ہے:

یشیر الی انہ الوقاتل حتی قتل جاز ولکن ذکر فی شرح السیر انہ لا باس ان یحمل الرجل وحدہ و ان ظن انہ یقتل اذا کان

۱۔ فتاویٰ عالمگیری، ج ۲، ص ۱۸۸، ملا نظام الدین المتوفی ۱۱۶۱ھ، مطبوعہ مطبعہ امیریہ کبریٰ بولاق مصر، ۱۳۱۰ھ

۲۔ درالمختار علی ہاش ردالمحتار، ج ۳، ص ۲۲۱، ۲۲۲۔ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۹۸۷ء

یصنع شيئا بقتل او بجرح او بهزم. فقد فعل ذلک جماعة من
الصحابة بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاحد.
ومدحهم على ذالک (۱)

تبلیغ دین کے لئے جہاد کی مدت کا تعین:

تبلیغ دین کے واسطے سال میں ایک بار مسلمانوں پر جہاد لازم ہے۔مگر مسلمانوں کی تعداد کم ہو یا ان کے پاس سامان جنگ کی کمی ہو یا جہاد کے راستہ میں کوئی رکاوٹ ہو یا مسلمانوں کو یہ توقع ہو کہ اگر کفار سے قتال میں تاخیر کی تو شاید وہ اسلام قبول کر لیں۔ (۲)

یہ مذکورہ تمام اقسام فرض کفایہ کی صورت میں ہیں کہ کچھ مسلمان جہاد کی ضرورت کو پورا کر لیتے ہیں اور اگر تمام مسلمانوں پر لازم ہو کہ وہ سب جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں تو اس وقت جہاد فرض عین ہوتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ ہر طرف سے غیر مسلموں نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے ہوں، تو اس وقت خواتین بغیر اپنے شوہروں اور غلام بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے اٹھ کھڑے ہوں، یہ جہاد صرف فوجی جوانوں پر لازم نہیں ہوگا۔

ہدایہ میں ہے:

فان هجم العدو على بلد وجب على جميع الناس الدفع تخرج
المراة بغير اذن زوجها والعبد بغير اذن الولى (۳)

فتح القدیر میں ہے:

ثم تعرف الغاية بالاية المتقدمه، و اما العينية فى النقير العام خبا
الاجماع لانه من اغاثة الملهوف والمظلوم و هذا من جهة
الدراية۔ (۴)

۱۔ ردالمختار، ج ۳، ص ۲۲۲۔

۲۔ المغنی ج ۱۰، ص ۱۶۴، علامہ موفق الدین ابومحمد عبداللہ بن احمد قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ۔

۳۔ ہدایہ مع فتح القدیر، (۵/۴۲۴۔۴۲۵) دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۹۵ء۔

۴۔ فتح القدیر، (۵/۴۲۳) دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۹۵ء۔

اس میں جب زوجہ کے لئے شوہر سے اور غلام کے لئے مالک سے اجازت کی ضرورت نہیں، تو سلطان اسلام کی اجازت کی بھی ضرورت نہیں، ویسے آج کے دور میں مسلمان ریاستوں کے حکمرانوں پر سلطان اسلام کی تعریف بھی سچی نہیں آتی کیونکہ یہ سلطان اسلام نہیں بلکہ یہ کفر و شرک کے ذہنی وفکری قیدی وغلام ہیں۔

علماء اسلام اولی الامر ہیں:

اقامت جمعہ کے لئے سلطان اسلام یا اس کا نائب شرط ہے لیکن انگریز کے دور حکومت میں علماء نے یہ فتویٰ دیا کہ سلطانِ اسلام کی عدم موجودگی کی وجہ سے جمعہ کو ترک نہیں کیا جائے گا بلکہ علماء سلطان اسلام کے خلاء کو پر کریں گے۔ آج فریضہ جہاد کے اعلان کا خلاء بھی علماء ہی کو پر کرنا ہے۔ یعنی اگر آج علماء جہاد کا اعلان نہیں کرتے تو وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس پر ماخوذ ہوں گے۔

حضرت ابن عباس، جابر بن عبداللہ، مجاہد، حسن بصری، عطا اور ایک جماعت سے یہی مروی ہے کہ اولی الامر سے علماء مراد ہیں۔ اس پر ابو العالیہ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان ذکر کیا وہ یہ ہے:

ولو ردوه الى الرسول و الى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم (۱)

الجامع لاحکام القرآن قرطبی میں ہے:

فامر تعالٰی برد المتنازع فيه الى كتاب الله و سنة نبيه صلى الله عليه وسلم، وليس لغير العلماء معرفة كيفية الرد الى الكتاب والسنة ويدل هذا على صحة كون مسئوال العلماء واجباً و امتثال فتو اهم لازما. قال سهل بن عبدالله رحمه الله: لايزال الناس بخير ما عظموا السلطان والعلماء فاذا اعظموا هذين اصلح الله دنياهم و اخراهم، و اذا استخفوا بهذين افسد ديناهم و اخراهم (۲)

۱۔ القرآن، النساء، ۸۳، روح المعانی (۹۶/۵)، دارالفکر، بیروت، ۱۹۹۷ء۔

۲۔ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، (۱۶۸/۵۔۱۶۹)۔

جہادی تیاری:

جس طرح اعلان جہاد اور قیادتِ جہاد علماء پر فرض ہے، اسی طرح جہادی تیاری کے اسباب و سامان اور افرادی قوت مہیا کرنا بھی ان پر لازم ہے۔ ہمارے دینی ادارے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر منظم کئے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفہ میں رہنے والوں کو بھی جہادی تربیت سے روشناس کرایا تھا۔ صفہ صرف روٹیاں کھانے اور رسمی تعلیم کیلئے نہیں تھا بلکہ اس میں نظام کائنات کے تمام امور کی عملی تربیت بھی ہوتی تھی تو علماء اس فریضہ سے اس وقت سبک دوش ہوں گے جب اپنے طلباء کو تربیت دیں اور فنون حربیہ کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و اعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدو الله و عدوكم ط و اخرين من دونهم لا تعلمونهم ج الله يعلمهم (۱)

بین الاقوامی معاہدے:

فرمان الٰہی ہے:

و ان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله ط انه هو السميع العليم ○ و ان يريدوا ان يخدعوك فان حسبك الله ط هو الذى ايدك بنصره وبالمؤمنين ط (۲)

اگر ایک غیر مسلم گروہ کسی مسلمان جماعت سے معاہدہ کرتا ہے تو دونوں پر اس کی پابندی لازم ہے اور اگر غیر اسلامی افواج مسلم اقوام سے معاہدہ کرتی ہیں تو اس کی پاسداری بھی ضروری ہے۔

۱۔ اقوام عالم میں یہ طے شدہ ہے کہ اگر کسی خطہ کے لوگ کسی ریاست کے ماتحت نہیں رہنا

۱۔ القرآن، الانفال، الآیۃ: ۶۰

۲۔ القرآن: الانفال، الآیۃ: ۶۱۔۶۲

چاہتے تو ان کو آزاد ہو جانے کا حق ہے۔ انڈونیشیا میں تیموریہ کی آزادی میں اسی قانون نے وہاں کی عیسائیت کو حق دیا، تو پھر روس میں چیچنیا کو یہ حق کیوں نہیں؟ اس لئے چیچنیا کے مسلمانوں کو یہ قانون حق دیتا ہے کہ وہ جہاد یا کسی بھی طریقہ سے اپنے حق آزادی کو حاصل کرنے میں حق بجانب ہیں، تو روس کے خلاف دوسرے مسلمانوں کو اس جہاد میں شامل ہونا فرض ہے کیونکہ اکیلے چیچین اپنے اس حق کو حاصل نہیں کر سکتے۔

۲۔ کشمیر کے مسلمانوں کو اقوامِ متحدہ نے حق خود ارادیت دیا ہے، اس لئے ہندوؤں کا ان کو غلام بنا کر رکھنے کا کوئی حق نہیں اور ایسے ہی فلسطین کے مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے۔ خود ہندوستان نے بابری مسجد کو گرا کر اندرون انڈیا مسلمانوں کو جہاد کا حق دے دیا ہے۔

۳۔ قانونِ اقوامِ عالم میں یہ طے شدہ ہے کہ کسی ملک پر کوئی ملک جارحیت نہیں کرے گا۔ ابلیس اکبر امریکہ افغانستان میں کئی سالوں سے جارحیت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس ارتکاب سے وہ خود رکنے والا نہیں بلکہ اس کو اس زبان میں روکا جا سکتا ہے جو وہ دوسروں کے سامنے استعمال کرتا ہے یعنی اینٹ کا جواب پتھر۔ اگر وہ کھلی جارحیت پر اتر چکا ہے تو مسلمانوں کو حضرت ابو نصر اور ابو جندل کا کردار ادا کرنا ہوگا۔ یعنی امریکہ کے اندر ابو نصر اور ابو جندل ثانی پہنچ جائیں یا بیرون امریکہ اس کو نقصان پہنچائیں۔

۴۔ صرف عراق کویت پر جارحیت کا مرتکب نہیں ہوا تھا بلکہ اس جارحیت کا سرغنہ خود امریکہ تھا۔ اس نے عراق کو شہ دی تھی اور اب جبکہ وہ مسئلہ ختم ہو چکا ہے تو کیونکر امریکہ مسلط ہے؟ اس لئے کہ اس کا مقصد ابلیس کی طرح قیامت تک مسلط رہنے کا ہے۔

۵۔ اقوامِ متحدہ کا قانون تمام اقوام کو پابند کرتا ہے کہ کسی قوم کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کی جائے، اگر کوئی قوم اس کا ارتکاب کرتی ہے تو وہ معاہدے کے نقض کی مرتکب ہو رہی ہے، مغربی اقوام نے تو اسلام کو بدنام کرنے کا پہلا اور آخری ہدف بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و ان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انهم لا ایمان لهم لعلهم ینتهون ○ (۱)

۱۔ القرآن، التوبہ، الآیۃ :۱۲۔

کیفیت قتال:

مستامن و ذمی یہ وہ لوگ ہیں کہ اسلام ان کو نقصان پہنچانے سے روکتا ہے۔ لیکن آج نہ کوئی مستامن ہے اور نہ ذمی کسی کو بھی یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ اسلام و مسلمان پر طعن و تشنیع کرے اور نہ کوئی حکومت و ریاست اس قسم کا بیہودہ و غیر مہذب رویہ اختیار کرے۔ لیکن آج غیر اسلامی قوتیں ہر محاذ پر مسلمانوں اور اسلام کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہیں نہ وہ کسی اسلامی ریاست کی اندرونی خودمختاری کا خیال کرتی ہیں اور نہ بیرونی سرحدوں کا احترام کرتی ہیں، غیر مسلم طاقتیں انفرادی و اجتماعی سب نظریاتی اور غیر نظریاتی ہر میدان میں مصروف جنگ و جدال ہیں، تو مسلمانوں پر بھی لازم ہے کہ اسی انداز سے اپنا دفاع کریں۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے:

فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم و خذوهم واحصروهم
واقعدوا لهم كل مرصد۔ (القرآن، التوبہ، الآیۃ: ۵)

۱۔ یہ عذر لنگ ہے کہ اس عمل سے دوسرے مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا۔ اگر یہی وجہ سامنے رکھی جاتی تو پاکستان کبھی معرضِ وجود میں نہ آتا۔
۲۔ چھوٹے نقصان کو بڑے مقصد کے لئے برداشت کرنا پڑتا ہے۔
۳۔ کوئی بڑا اور عظیم ہدف اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کوئی قربانی نہ دی جائے۔

فرضیت جہاد:

مصلحتوں سے بالاتر ہو کر آتش نمرود میں کود جانا اب ضروری ہے۔ قلت و کثرت، سامان حرب وضرب کی دستیابی و عدم حصولی کا جہاد کی فرضیت و عدم فرضیت میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے۔ اگر مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فقاتل في سبيل الله لا تكلف الا نفسك و حرض المؤمنين
القتال ج عسى الله ان يكف باس الذين كفروا والله اشد باسا و
اشد تنكيلا ○ (القرآن، النساء، الآیۃ: ۸۴)

اس آیت میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ آپ جہاد کریں اور اگر کوئی

دوسرا جہاد پر نہیں جاتا تو پھر آپ دوسرے کو اس مشقت میں نہ ڈالیں۔ میں آپ کو وہ قوت عطا فرماؤں گا کہ کفار کعصف ماکول ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ زور آور کون ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا زور آپ میں ہے۔

یہ اس لئے ہوا کہ نئے مسلمان جہاد سے کترانے لگے حالانکہ اذن جہاد مانگنے میں یہی پیش پیش تھے۔لیکن پیاری جان کے جانے کا خطرہ محسوس ہونے لگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فلما کتب علیهم القتال اذا فریق منهم یخشون الناس کخشیة الله او اشد خشیة ج وقالوا ربنا لما کتبت علینا القتال ج لو لا اخرتنا الی اجل قریب ط

جہاد صرف اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر اعتماد کرتے ہوئے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور نصرت عطا فرماتا ہے۔فرمانِ باری ہے:

کم من فئة قلیلة غلبت فئةً کثیرة باذن الله ط والله مع الصابرین○

(القرآن، البقرۃ، الآیۃ: ۲۴۹)

تمام غزواتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دفاعی غزوات تھے اور تمام غزوات میں عددی و اسلحہ جاتی قلت تھی، یعنی ابتداء میں ایک اور دس کا فرق ہوتا تھا، پھر ایک اور دو کا۔

(القرآن، الانفال، الایۃ ۶۵، ۶۶)

معاشی ذرائع کا دفاع:

اعلائے کلمۃ الحق کے علاہ اپنے ملک کا دفاع یا اپنے معاشی ذرائع کے حصول کے لئے جہاد بھی لازم ہے اور یہ جہاد جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قالو ومالنا الا نقاتل فی سبیل الله وقد اخرجنا من دیارنا و ابنائنا

(القرآن، البقرہ، الآیۃ: ۲۴۶)

ہمارے ملک کے جمیع دریاؤں کے منبع کشمیر میں ہیں جو ہماری خوشحالی و فارغ البالی کے لئے زندگی و موت کا مسئلہ ہیں، جدید سائنس کہہ رہی ہے کہ آنے والی صدی میں دنیا میں پانی کے ذخائر کم ہو جائیں گے۔ پچھلی صدی میں خوشحالی تیل کے چشموں کی مرہون منت تھی، آئندہ صدی

میں وہی ملک خوشحال و خودکفیل ہوگا جس کے پاس پانی کے اپنے ذخائر ہوں گے۔ پانی کے منبعوں پر قبضہ رکھنے کی واضح مثال غزوہ بدر سے ملتی ہے۔

حقوق کا حصول:

حقوق بھکاری کونہیں ملتے، حقوق طاقت کے ذریعے حاصل کئے جاتے ہیں، جنگل میں شیر کی بادشاہی اس لئے قائم ہوتی ہے کہ وہ قوت بازو سے اس کو قائم کرتا ہے۔ گیدڑ خوار و ذلیل اس لئے ہوتا ہے کہ وہ طاقت کو بروئے کارنہیں لاتا نہ لاسکتا ہے۔ مسلمانوں کے سالارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء میں سے ایک اسم مبارک ملاحم بھی ہے۔ عربی لغت ''المنجد'' میں الملحمۃ کا معنی ''گھمسان کی جنگ کا موقع'' ہے۔ اس لئے رسول ملاحم کے معنی ''گھمسان کی جنگ لڑنے والے رسول'' کے کئے جاسکتے ہیں۔ (۱)

تاریخ انبیاء کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کے وقت انبیاء کو جہاد کی اجازت دی گئی۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے بعد انبیاء کی مشرکوں سے جنگوں کا ذکر ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جہاد کا حکم دیا فرمایا:

و قاتلوا فی سبیل اللہ واعلموا ان اللہ سمیع علیم ۝

(القرآن، البقرہ، الآیۃ: ۲۴۴)

تو جن قوموں نے اپنے حقوق کے حصول کے لئے جنگ نہ کی بلکہ یہ سمجھا کہ پکے ہوئے بیر کی طرح ہماری فتح مندی اور ہمارے حقوق ہماری جھولی میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ ذلیل و رسوا ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا تم اس بستی (اریحا) پر مشرکوں سے مقابلہ کر کے قابض ہو جاؤ اللہ کا وعدہ نصرت تمہارے ساتھ ہے۔ انہوں نے انکار کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے انکار کو ذکر فرمایا:

فاذھب انت و ربک فقاتلا انا ھٰھنا قٰعدون ۝

(القرآن، المائدہ، الآیۃ: ۲۴)

۱۔ المھد المنجد عربی اردو، دارالاشاعت، کراچی یازدہم ۱۹۹۴ء ص ۹۱۶۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت و رسوائی کو طاری فرما دیا۔ فرمایا:

قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة يتيهون فى الارض ط
(القرآن، المائدہ، الآیۃ: ۲۶)

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت یوشع بن نون نے باذن الٰہی طالوت کی سرکردگی میں بنی اسرائیل کو جہاد کا حکم فرمایا اس میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی عددی قلت، ان کے صبر، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ثابت قدمی اور نصرت الٰہی اور ہزیمت کفار کا جامع ذکر فرمایا اور آخر میں جہاد کا مقصد بھی ذکر فرما دیا۔

كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله ط والله مع الصابرين ○
ولما برزوا لجالوت و جنوده قالوا ربنا افرغ علينا صبراً و ثبت
اقدامنا وانصرنا على القوم الكفرين ○ فهزموهم باذن الله و قتل
داؤد جالوت و اتٰه الله الملك والحكمة وعلمه مما يشاء ط
ولو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض
(القرآن، البقرہ، الآیۃ: ۲۴۹ ـ ۲۵۱)

سلسلہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں آخر میں جنگیں لڑنے والے رسول ملاحم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کا ارشاد مبارک ہے:

بعثت بالسيف حتى يعبد الله لا شريك له و جعل رزقى تحت
ظل الجهاد (۱)

اس حدیث سے پتہ چلا کہ اعلاء کلمۃ الحق، عدل و انصاف کے قیام اور انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلانے کا مؤثر ذریعہ و طاقت ہے یعنی ایٹم بم۔

اہل یورپ نے جب یہ الزام لگایا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے تو خود کو دانشور اور روشن خیال سمجھنے والے سادہ لوح مسلمان معذرتوں اور وضاحتوں کے دلدل میں پھنستے گئے۔ حالانکہ فتنہ و فساد کو روکنے کے لئے جہاد ایک اصلاحی و فلاحی حربہ ہے، اوپر کی آیت میں اسی کا ذکر موجود ہے یعنی لو لا دفع الله الناس ـ الآیۃ۔

۱۔ مسند امام احمد، ج ۲، ص ۱۴۷، رقم ۵۱۹۳، بیروت، ۱۹۹۳ء۔

آج مسلمانوں کی حالت زار:

یورپی اقوام نے آج مسلمانوں سے بڑی خوبصورتی، دل فریبی، چالاکی، عیاری، مکاری، دھوکہ دہی، منافقانہ چال، مسلم زر پرستوں کی سازشوں، عالم اسلام کے موجودہ جمیع فوجوں کے اپنے عوام کو فتح کرنے کی پالیسیوں سے تلوار چھڑا کر خود اٹھا لی، مسلمانوں کو ان کے ممالک سے بے دخل کر کے ان ممالک پر قبضہ کر لیا اور قبضہ کرتے جا رہے ہیں اور غلام بناتے جا رہے ہیں۔ علامہ اقبال نے فرمایا ۔

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے — دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
باطل کے قال و فر کی حفاظت کے واسطے — یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے — مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر؟

عہد نبوت میں مسلمانوں سے برسرِ پیکار تین طاقتیں تھیں۔ ۱۔ بت پرست، ۲۔ یہود، ۳۔ نصاریٰ۔ مدنی دور کے دس سالہ عہد میں ان کے خلاف تقریباً ۵۶ سرایا اور ۲۷ غزوات ہوئے جن میں ۹ قتال ہیں۔ (۱)

تاریخ کا عجیب وغریب اتفاق ہے کہ جو قوتیں عہد نبوت میں موجود اور معرکہ آراء تھیں آج بھی باقی ہیں اور دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہیں۔ کفار مکہ کی طرح، انڈیا کے بت پرست پاکستان کا نقش وجود مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن ان دونوں میں ایک واضح فرق ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں کہ قریش بت پرست ہونے کے باوجود بہادر صاف گو تھے اور وعدہ کے پکے اور وفا کرنے والے تھے۔ اگر خون کے پیاسے دشمن کو بھی ایک بار پناہ دے دیتے تو وقت پڑنے پر اس کی جان بچانے کے لئے اپنی جان پر کھیل جاتے بلکہ قبیلہ تک کو داؤ پر لگا دیتے۔ ہمارا ہمسایہ بت پرست بزدل، قول سے پھر جانے والا، عیار و مکار، برہمن ہے۔

جس طرح مشرکین مکہ کا یہود مدینہ سے پوشیدہ گٹھ جوڑ تھا بالکل اسی مشابہت میں آج انڈیا اور اسرائیل کا سازشی تعلق ہے۔ کارگل کی ذلت کے دنوں میں پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ

۱۔ حاشیہ مسلم مع ترجمہ وحید الزماں، ج ۵، ص ۱۰۶، مطبوعہ خالد احسان پبلشرز، لاہور۔

کرنے کے لئے اسرائیلی طیارے اور کمانڈوز مشرقی پنجاب کے ہوائی مستقر پر موجود تھے۔ بھارت اسرائیل سے جدید تباہ کن اسلحہ کی فراہمی کے لئے خفیہ معاہدہ کیا ہوا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے بغض و عداوت میں یہود و ہنود ایک جان اور دو قالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لتجدن اشد الناس عداوة الذین امنوا الیھود والذین اشرکوا ط

(القرآن، المائدہ، الآیۃ: ۸۲)

تیسری قوت نصاریٰ کی تھی۔

۸ھ میں معرکہ موتہ میں پہلی بار مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان گھمسان کی معرکہ آرائی ہوئی۔ پھر ۹ھ میں غزوہ تبوک وقوع پذیر ہوا، عرب کی سرحد پر رسول ملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ۳۰ ہزار مجاہدین تبوک پہنچے۔ عیسائیوں پر اس قدر رعب غالب ہوا کہ مقابلہ کی ہمت نہ رہی۔

جس طرح یہود سے سوا نفرت و عداوت کے کسی اور چیز کی توقع نہیں رکھی جا سکتی اسی انداز میں نصاریٰ بھی مسلمانوں کے ساتھ دشمنی رکھنے میں اور نقصان پہنچانے میں یہود سے پیچھے نہیں ہیں کیونکہ یہ ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء ط بعضھم اولیاء بعض ط ومن یتولھم منکن فانہ منھم ط

(القرآن، المائدہ، الآیۃ: ۵۱)

ہمارے مسلمان حکمرانوں نے ان کو اپنا خیرخواہ اور مددگار سمجھا ہوا ہے۔ اس لئے یہ مسلمان حکمران اس آیت کے مفہوم سے کالے یہود و نصاریٰ ہیں، ان سے جہاد کی توقع رکھنا آج کے دور کی سب سے بڑی حماقت و خود فریبی ہے۔ اس لئے علماء پر لازم ہے کہ وہ میدان جہاد میں نکل آئیں اور مسلمانوں کو قعر ذلت سے نکال کر اوج عزت پر بٹھائیں۔

آج علماء پر صرف ایک جہاد فرض نہیں بلکہ تین جہاد فرض ہیں۔ تعلیمی میدان میں جہاد، نفس امارہ کے خلاف جہاد اور جابروں، ظالموں اور کافروں کے خلاف جہاد، ان پر چوتھی جہاد فرض ہو چکا ہے۔

آج وہ حدیث مطابق للواقع ہو چکی ہے جس میں ایمان کے بعد افضل الاعمال جہاد کو فرمایا۔